صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز سوموار مورخہ 8 دسمبر 2014ء

(بمطابق 15 صفر 1436 ہجری)

جلد 15 شمارہ 17

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	753
2۔ نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات	755
3۔ غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات	772
4۔ رسمی کارروائی	773
5۔ اراکین کی رخصت	777
6۔ مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اقلیتوں کی مشترکہ املاک کا تحفظ، مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا	777
7۔ مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اقلیتوں کی مشترکہ املاک کا تحفظ، مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا	778
8۔ مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا متروکہ وقف املاک کی (دیکھ بھال و سپردگی) ، مجریہ	

2014کازیرغورلایاجانا 779
9۔ مسودہ قانون بابت خیبرپختونخوامتروکہ وقف املاک کی(دیکھ بھال وسپردگی)، مجریہ
2014 کاپاس کیاجانا 780
10۔ مسودہ قانون(ترمیمی) بابت خیبرپختونخواپنشن فنڈ، مجریہ2014کازیرغورلایاجانا 780
11۔ مسودہ قانون(ترمیمی) بابت خیبرپختونخواپنشن فنڈ، مجریہ2014کاپاس کیاجانا 781

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 08 دسمبر 2014ء بمطابق 15 صفر 1436 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر چھتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

هَـٰذَا خَلْقُ ٱللَّهِ فَأَرُونِى مَاذَا خَلَقَ ٱلَّذِينَ مِن دُونِهِۦ ۚ بَلِ ٱلظَّـٰلِمُونَ فِى ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍO وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا لُقْمَـٰنَ ٱلْحِكْمَةَ أَنِ ٱشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ حَمِيدٌO وَإِذْ قَالَ لُقْمَـٰنُ لِٱبْنِهِۦ وَهُوَ يَعِظُهُۥ يَـٰبُنَىَّ لَا تُشْرِكْ بِٱللَّهِ ۖ إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

(ترجمہ): یہ تو خدا کی پیدائش ہے تو مجھے دکھاؤ کہ خدا کے سوا جو لوگ ہیں اُنہوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ ظالم صریح گمراہی میں ہیں۔ اور ہم نے لقمان کو دانائی بخشی۔ کہ خدا کا شکر کرو۔ اور جو شخص شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرتا ہے تو خدا بھی بے پرواہ اور سزاوار حمد (وثنا) ہے اور (اُس وقت کو یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ شرک تو بڑا (بھاری) ظلم ہے۔ وآخِرُالدَعوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ میں آج اپنے آفیسرز سے اور میڈیا سے ایک معذرت کرتا ہوں کہ ہم نے تھوڑا لیٹ اجلاس شروع کیا، چونکہ گزشتہ اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ واپڈا کی اتھارٹیز کو بلایا جائے گا اور ان کے ساتھ Concerned MPAs کی ڈسکشن کی جائے گی تو وہ میٹنگ جاری تھی تو اس کی وجہ سے آج ہم اجلاس تھوڑا زیادہ لیٹ کر چکے ہیں تو اس کیلئے میں معذرت کرتا ہوں۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، ابھی جب ہم اسمبلی آرہے تھے تو تین محکموں کے بہت سارے لوگ جناب سپیکر صاحب! اگر شاہ فرمان صاحب اور عاطف صاحب اس کو توجہ سے سنیں تو ابھی نرسز، بہت ساری خواتین آئی ہوئی ہیں اور اسمبلی گیٹ پر صبح دس بجے سے انہوں نے دھرنا دیا ہوا ہے، ساتھ ہی ساتھ ورکر ویلفیئر بورڈ والے اور ایجوکیشن والے، میری ریکویسٹ ہوگی کہ حکومتی بنچوں سے کوئی ایک آدھ منسٹر صاحب تشریف لے جاکر ان کو مطمئن کریں اور ان کے ساتھ تھوڑی بات چیت کریں کیونکہ وہ صبح سے آئی ہوئی ہیں اور بیچاریوں نے وہاں پر روڈ پہ دھرنا دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان، شاہ فرمان خان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): جناب سپیکر! یہ نرسز کے ایشو کا تو مجھے نہیں پتہ، ہیلتھ منسٹر صاحب نہیں ہیں، جو ورکرز ویلفیئر بورڈ کے بندے ہیں، ان سے تو بات کر لیں گے، تو As such مجھے اس کا بھی نہیں پتہ کہ وہ Protest کیوں کر رہے ہیں؟ کیونکہ ہونا تو یہی چاہیے کہ ان کا نمائندہ بات کرے، ڈیمانڈ کرے۔ جہاں تک ورکرز ویلفیئر بورڈ کا تعلق ہے جناب سپیکر، اس کے اندر جو کچھ ہوا ہے اور جتنے آفیسرز جیل میں ہیں اور جنہوں نے مزید جانا ہے، یہ Naturally ہے کہ لوگ Protest کریں گے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کچھ غلط ہو رہا ہے، میری ہاؤس سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اس قسم کے ایشوز حل کرانے میں ہماری مدد کرے، جہاں پر اگر کوئی غلطی ہو رہی ہو تو ہمیں بتادیں لیکن یہ ہے کہ اگر اس طرح Protest کے تھرو اگر کوئی غلط ڈیمانڈ Enforce کرنا چاہے تو ان سے میں بات کرلوں گا۔

جناب سپیکر: آپ ان سے مل لیں، ان کے ساتھ بات کر لیں، ان سے پوچھ لیں کہ کیا ان کی ڈیمانڈز ہیں؟ ٹھیک ہے جی۔

وزیر آبنوشی: ٹھیک ہے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب، کوئسچن نمبر 2049۔

* 2049 ۔ مولانا مفتی فضل غفور: کیاوزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں تعلیمی ضروریات پوری کرنے کیلئے مکتب سکولز قائم کئے گئے ہیں جن میں اساتذہ پڑھاتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ بھر میں مکتب سکولز کی فہرست فراہم کی جائے، نیز ضلع بونیر میں واقع مکتب سکولوں میں پڑھانے والے اساتذہ کی تعداد بمعہ اسماء کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ضلع بونیر میں مکتب سکولوں کی تعداد 39 ہے جبکہ صوبہ بھر میں مکتب سکولوں کی فہرست، ضلع بونیر میں واقع سکولوں میں پڑھانے والے اساتذہ کی تعداد واسماء کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ دا سوال ما کړے وو جی، د جواب نه مطمئن یم جی۔

جناب محمود احمد خان: جواب نه مطمئن دے جی۔

جناب سپیکر: اوکے۔ کوئسچن نمبر 2050، مفتی فضل غفور۔

* 2050 ۔ مولانا مفتی فضل غفور: کیاوزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 11 مئی 2013 کے انتخابات کے بعد محکمہ تعلیم، ضلع بونیر کے دفتر میں مختلف افسران کے تبادلے ہوئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ نئے افسران کی تعیناتی کمیشن کے بجائے بعض حکومتی وزراء کی سفارش پر ہوئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جن افسران کا تبادلہ کیا گیا ہے، تبادلے کی وجوہات بتائی جائیں اور جن افسران کو دفتر میں تعینات کیا گیا ہے، ان کی ترجیحات کیا ہیں، نیز دفتر سے تبدیل ہونے والے افسران کی فہرست اور دفتر میں تعینات کئے جانے والے افسران کی فہرست فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے بلکہ تمام تبادلے مجاز اتھارٹیز کی اجازت سے کئے گئے ہیں، اس میں کوئی تبادلہ کسی حکومتی وزیر کی سفارش پر نہیں ہوا۔

(ج) جن افسران کا تبادلہ کیا گیا ہے، اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ ڈی ای او ضلع بونیر۔(i) چونکہ پوسٹ خالی تھی اسلئے مینجمنٹ کیڈر کے افسر سلطان محمود، ڈی ای او سوات کا تبادلہ کر کے ڈی ای او بونیر کی خالی آسامی پر تعینات کیا گیا۔

(ii) مجاز حاکم کی اجازت سے سلطان محمود، ڈی ای او ضلع بونیر کا تبادلہ ایڈیشنل ڈائریکٹر، ڈائریکٹریٹ محکمہ تعلیم کی خالی آسامی پر تعینات کیا گیا اور جناب حنیف الرحمن کو Placement Committee کی سفارش پر ڈی ای او ضلع بونیر لگایا گیا۔

2۔ ڈپٹی ڈی ای او ضلع بونیر۔ جناب رشید احمد، پرنسپل، BPS-18 بحیثیت ڈی ڈی او ضلع بونیر تعینات تھے، لہذا پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر بحیثیت ڈی ڈی او مینجمنٹ کیڈر میں بھرتی ہونے والے افسر شیراز احمد کو Placement Committee کی سفارش پر ڈی ڈی ای او ضلع بونیر لگایا گیا۔

3۔ ایس ڈی ای او ضلع بونیر۔ جناب سید زادہ HM, BPS-17 بحیثیت ایس ڈی ای او ضلع بونیر تعینات تھے، لہذا پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر بحیثیت ایس ڈی ای او مینجمنٹ کیڈر میں بھرتی ہونے والے افسر حمایت شاہ کو Placement Committee کی سفارش پر ڈی ای او ضلع بونیر لگایا گیا۔

<u>مولانا مفتی فضل غفور</u>: جناب سپیکر! دا سوال ما کړے دے جی چي بونیر کښي د تیر الیکشن نه وروستو په ایجوکیشن آفس کښي د مختلفو افسرانو تبادلي شوي دی؟ دوئ جواب راکړے دے 'جی هاں' ۔ بیا مي سوال کړے دے "آیا یہ بھی درست ہے کہ نئے افسران کی تعیناتی کمیشن کے بجائے بعض حکومتی وزراء کی سفارش پر ہوئے ہیں؟" دوئ وائی چي نہیں یہ درست نہیں، بلکہ تمام تبادلے مجاز حاکم کی اجازت سے کئے گئے ہیں، اس میں کوئی تبادلہ کسی حکومتی وزیر کی سفارش پر نہیں ہوا۔ بیا مي سوال کړے دے جی چي اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جن افسران کا تبادلہ کیا گیا ہے، تبادلے کی وجوہات بتائی جائیں اور جن افسران کو دفتر میں تعینات کیا گیا ہے، ان کی ترجیحات کیا ہیں، نیز دفتر سے تبدیل ہونے والے افسران کی فہرست اور دفتر میں تعینات کئے جانے والے افسران کی فہرست فراہم کی جائے؟ دا جواب جی نامکمل دے، ما چي د کومو افسرانو چي د هغوی تبادلي شوي دی، د هغوی

فهرست ما ته دوئ په جواب کښي نه دے راکړے ، صرف د دریو افسرانو، د هغوی تذکره ئے کړي ده او د هغي نه علاوه باقی افسران چي کوم په سیاسی بنیادونو باندي د هغوي ټرانسفري شوي دی نو ما مخکښي هم په دي باندي دا خبره راپورته کړي وه او زما په خیال باندي زمونږ کنسرنډ منسټر صاحب زه هغوی په دي حواله باندي انتهائی غیرجانبدار تصور کوم چي هغوی د خپل ډیپارټمنټ سره ډیر پازیټیو چي کوم دے نو هغوی په هغي کښي دغه کردار ادا کوی خو بدقسمتئ سره جناب سپیکرا دا اداره په سیاسی مداخلتونو سره تباهئ طرف ته روانه ده، زمونږ بعضي جائز معاملات په سیاسی بنیادونو باندي هغه فائلي هلته ورکیږی، د ډی ای او آفس، د ډی ای او د ټیبل نه فائل ورک شی، زه تپوس اوکړم فائل څه شو؟ یره جی فائل خو چرته غائب شوے دے ، نو د هغي بنیادی وجه دا ده چي په هغي په هغه دفاترو کښي په سیاسی بنیادونو باندي، په پولیټیکل اپروچ باندي خلق هغهAs a Officer, as a Head هغه هلته تعینات شوے دے۔ ما سره دلته چي کوم لسټ راکړے شوے دے جی، په دیکښي ایس ډی او فیمیل د هغي تذکره نشته، حالانکه هغه ټرانسفر شوے ده، د هغه په ځائي بل راغلے دے۔ ای ډی او اسټیبلشمنټ د هغه تذکره نشته۔ مخکښي یو کس وو، اوس بل کس دے او پی اینډ ډی میل مخکښي بل کس وو، اوس بل کس دے او د هغي تذکره دلته په جواب کښي نشته دے۔ دغه رنګي پی اینډ ډی فیمیل، دغه رنګي ای ډی او سرکل زمونږ اشیزئی، ډګر، دا ټول جی په Political basis باندي د دوئ ټرانسفرز شوی دی، د دوئ اپوائنټمنټس شوی دی او دا د کمیشن په بنیاد نه دی، دا کوم چي ما Mention کړل، دا د کمیشن په بنیاد نه دی نو دا محکمي ډیر لوئي چي کوم دے نو-----

<u>جناب سپیکر</u>: عاطف خان!

<u>مولانا مفتی فضل غفور</u>: غلط جواب ئے راکړے دے ، نامکمل جواب هم دے لهذا منسټر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: عاطف خان!

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! دا ممبرصاحب وائی چي دا اپوائنټمنټ دے نو اپوائنټمنټ خو د چا په وینا باندي نه

کیږی ځکه چونکه هغه خو د کمیشن نه Obviously د هغوی Recommendation راځي. دوئ خو د ټرانسفر خبره کوی چي یره فلانی پوسټ باندي سړے ټرانسفر شو، دغه په Political basis باندي، نو زه به تاسو ته Generally یو خبره اوکړم او د هغي نه پس به Specific د دوئ بونیر کیس ته راشم. زه پخپله حتی الوسع مطلب داسي اوګنړئ چي که چرته پکښي په غلطۍ باندي یا دغه باندي کیږی خو حتی الوسع کوشش مي دا وی چي په سیاسی بنیادونو باندي که هغه هر لیول باندي وی، ټرانسفر پوسټنګ نه کیږی ځکه چي که نن د یوي پارټئ خلق راځی او هغوی څه غلط کار کوی او د بلي پارټئ شا ته پټیږی او هغوی ته دغه ملاویږی، پروټیکشن ملاویږی او سبا له بله پارټی راځی، هغه د بلي پارټئ شا ته پټیږی، هغه خلق نو هغوی ته به چرته هم بیا پروټیکشن چي ورته ملاویږی نو سم کار به نه کوی، زما حتی الوسع خپل دا کوشش وی خو مسئله دا راشي چي بعضي وخت کښي هغه لوکل ایم پی اے یا هغه یو ډسټرکټ کښي د هغوی یو بل سره داسي څه اختلافات یا مسئلي راځی نو خامخا بلها ټیچرانو ټرانسفر وی، پوسټنګ وی، په هغي کښي د هغوی یو بل سره اختلاف وی. زمونږ په لیول باندي بره د منسټر په لیول باندي یا د Placement Committee په تهرو باندي دا کیږی، ټرانسفر پوسټنګ کیږی، لاندي لیول باندي بعضي وخت کښي لکه ما ته دا اندازه ده چي دا کیدے شی د دوئ یو سیاسی جماعت د یو ممبر دا خیال وی، د دوئ دا خیال دے چي یره دا جوړي ما د هغوی په وینا باندي کړی دی خو د هغوی په وینا باندي هم دا بالکل نه دی شوی او که فرض کړه دوئ ته شکایت وی چي یره د یوي پولیټیکل پارټئ زه کهلاؤ دا وایم او ټول ډسټرکټس ته ټول دغه ته ما دا وئیلی دی چي که د کوم سړی خلاف، د کوم ډی ای او خلاف، د کوم افسر خلاف دا شکایت راځی چي دے په Political basis باندي کار کوی، یو پارټی سپورټ کوی یا یو پارټئ ته سزا ورکوی، د هغه خلاف به کلیئرکټ انکوائری کیږی او که چرته د هغه خلاف دا ثابته شوه، که هغه زما د پارټئ کوی که هغه د بلي پارټئ کوی ځکه تر کومي پوري که پکښي مونږ دا پارټی پارټی کوؤ چي دا زما ده او دا د ده پارټی ده نو دا تعلیم نه ټهیک کیږی او که تعلیم نه ټهیک کیږی نو تر هغي پوري دا مسئلي نه حل کیږی. زما کلیئرکټ ممبر صاحب ته دا یو ریکویسټ دے

چي د دوئ شکايت دے، زه به په ديکښي بالکل انکوائرى اوکړم، که يو پوليټيکل پارټى په ديکښي که ډى اى او دے، که اے ډى او دے، هرڅوک چي دے، که هغه څوک سپورټ کوى او يا يوي سياسى پارټئى له سزا ورکوى نو د دي خلاف به بالکل انکوائرى زه Conduct کوم جى۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپيکر!

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: تاسو د خپل ډيپارټمنټ نه پوښتنه اوکړئ چي دوئ دا جواب نامکمل ولي راليږلے دے؟ ما دا تپوس کړے دے د تير اليکشن نه وروستو کوم ټرانسفرز هلته شوى دى، په هغي کښي دوئ صرف د دريو کسانو حواله راکړي ده، آيا تاسو څه وايئ؟ دا صرف د دريو کسانو ټرانسفر شوے دے؟ د نورو کسانو چي ټرانسفر شوے دے، دا ولي پټ پاتي شوے دے؟ دا تاسو ما ته په جواب کښي دلته ولي ښودلے نه دے؟ سپيکر صاحب، ما ته په دي لړ غوندي د دي وضاحت پکار دے۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: د ممبر صاحب خبره ټهيک ده۔ دا سي ده، دا دوئ ما ته ليکلى راکړى دى چي څه ټرانسفر د دي نه سيوا دري کسان نور هم دى، دا دى ما سره په پن باندي ليکلى شوى دى خو دي جواب کښي هغه نه دى راغلى نو هغه که تاسو وايئ چي دا سوال تري دغه ته، Explanation به تري کال کړو چي چا ولي، نامکمل جواب ئے ولي ورکړے دے؟ د دي به تري بالکل Explanation Call کړو جى۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: چي تاسو په فلور تسليم کړله چي جواب نامکمل دے نو منسټر صاحب او سپيکر صاحب! ستاسو په وساطت سره منسټر صاحب نه توجه غواړم، په دي ځائي باندي سزا کم ازکم تاسو ايشورنس ورکړئ، يره دا خو کم ازکم هاؤس دے، دا فلور دے، دا اسمبلى ده جى، دلته خو کم ازکم Respectable Members راځى، نو ولي داسي-----

جناب سپیکر: مفتی صاحب! پروسیجر وی کنه، داسي سزا خو نشی اناؤنس کیدے چي دا عدالت دے خو د یو پروسیجر تحت به ځی، انکوائری به کیږی، رپورټ به راځی، د هغي نه پس به کیږی کنه، نو لږ----۔

مولانا مفتی فضل غفور: څه وایئی، تاسو دي باره کښي څه وایئ؟ دا ولي؟ لکه جواب ولي نامکمل راغلے دے دلته؟

جناب سپیکر: جی، عاطف خان۔

مولانا مفتی فضل غفور: غلا به پکښي وی ځکه پکښي جواب نامکمل----۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ما درته اوویل چي چا، بالکل په دي باندي به انکوائری Conduct کړو، نامکمل جواب ئے ورکړے دے او د دي به ورته بالکل سزا ورکوؤ جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2074، مفتی فضل غفور۔

* 2072 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 'گورنمنٹ ڈگری کالج ڈگر' ضلع بونیر میں سال 15-2014 کے تعلیمی سیشن کیلئے گیارہویں اور بارہویں کلاس میں میرٹ کی بنیاد پر داخلوں کاآغاز کیاگیاہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ کالج انتظامیہ نے پراسپیکٹس کے ذریعے طلباء کیلئے میرٹ کاتعین کیاہے؛

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ علاقہ چغرزئی، گدیزی اور سلاندی میں ہائر سیکنڈری سکولز ہونے کی وجہ سے ان علاقوں کو نان لوکل قرار دیا گیا ہے جبکہ گاگرہ میں ہائر سیکنڈری سکول ہونے کے باوجود اس علاقے کولوکل قرار دیاگیاہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو علاقہ چغرزئی، گدیزی اور سلاندی کو نان لوکل اور گاگرہ کو لوکل کیوں قرار دیا گیاہے، داخلوں میں نان لوکل علاقوں کا کوٹہ کتناہے، نیز جن طلباء کو داخلے دیئے گئے ہیں، انکے نام، علاقہ اور حاصل کردہ نمبرات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) کالج میں سال 15-2014 کے تعلیمی سیشن کیلئے گیارہویں جماعت میں داخلے صرف میرٹ پر دیئے گئے ہیں جبکہ بارہویں جماعت میں صرف پروموشن دی جاتی ہے۔

(ب) جی نہیں، میرٹ کا تعین پر اسپیکٹس سے نہیں بلکہ ہر سال میٹرک کے امتحان میں طلباء کے حاصل کردہ نمبروں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔

(ج) و (د): کالج میں صرف اوپن میرٹ پر داخلے دیئے جاتے ہیں، لوکل اور نان لوکل کا کوئی کوٹہ نہیں ہے، نیز جن طلباء کو داخلے دیئے گئے ہیں، اس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی شکریہ۔ جناب سپیکر، یہ میں نے جو کوسچن اٹھایا ہے تو 2014 اور 2015 کے تعلیمی سیشن کے دوران ہمارا جو گورنمنٹ ڈگری کالج ڈگر بونیر ہے، اس میں ایڈمیشن کے حوالے سے میں نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے جو کنسرنڈ منسٹر صاحب ہیں، ان کی توجہ بھی چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، ہمارا اور آپ سب کا فوکس تعلیم پر ہے اور پھر ہم بات کرتے ہیں میرٹ کی، تو ظاہر بات ہے کہ میرٹ کا آغاز، اگر ہم اپنے تعلیمی اداروں میں طلباء کے داخلوں میں وہاں سے ہم آغاز نہیں کر سکتے تو پھر یہ ہمارے لئے ناکامی کی پہلی سیڑھی ہو گی۔ یہ جو میں نے کوسچن اٹھایا ہے، یہ اس بنیاد پر کہ ہمارا جو گورنمنٹ ڈگری کالج ڈگر ہے، اس میں جو ٹوٹل سیٹیں ہیں، اس تعلیمی سال کیلئے وہ چھ سو ہیں، اس میں پری میڈیکل کیلئے 145 سیٹیں ہیں، پری انجینئرنگ کیلئے 145 سیٹیں ہیں، کمپیوٹر سائنس کیلئے 50 ہیں اور آرٹس کیلئے 260 سیٹیں ہیں، یہ کل چھ سو سیٹیں بنتی ہیں جبکہ یہاں پر چھ سو کے بجائے 834 طلباء کو داخلہ کیا گیا ہے، میڈیکل میں 145 سیٹوں پر 308 سٹوڈنٹس وہاں پر داخل کئے گئے ہیں، پری انجینئرنگ میں 145 سیٹوں پر 202 سٹوڈنٹس داخل کئے گئے ہیں اور ٹوٹل یہ 234 اضافی، ایکسٹرا انہوں نے ایڈمیشن کئے ہیں۔ اب میں بات بتاؤں میرٹ کی، میڈیکل کیلئے جو میرٹ بن گیا، اس میں سب سے جو لاسٹ سٹوڈنٹ تھا، آخری سٹوڈنٹ تھا، اس کے نمبرات آئے تھے 880، جناب سپیکر! اس میرٹ پر داخلے کے بعد جب بغیر میرٹ کے داخلے شروع ہو گئے، پولیٹیکل اپروچ پر، تو جو آخری سٹوڈنٹ اس میں داخل کیا گیا ہے، وہ ہے 517 مارکس پر، میں نے بہت سارے اس طرح کے سٹوڈنٹس کو دیکھا ہے جو بیچارے، ان کو داخلہ نہیں مل رہا تھا، ان کے پاس کوئی پولیٹیکل اپروچ نہیں تھی اور میں اس فلور آف دی ہاؤس پہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ گورنمنٹ ڈگری کالج کے جو ایڈمیشن فارمز ہیں، وہ وہاں سے نکال کر یہاں پر لائیں، ہر فارم پر اس کے اوپر جس نے اپروچ کی ہے، جس کے ریفرنس پر، جس کے حوالہ سے اس سٹوڈنٹ کو داخل کیا گیا ہے، اس کا نام لکھا گیا ہے کہ C/O فلاں، C/O فلاں، C/O فلاں، اس طریقے سے میرٹ کی جو Violation کی گئی ہے، میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ تو میرٹ کی بات

کرتے ہیں، ہم بھی میرٹ کی بات کرتے ہیں، لہذا اس پر سختی سے آپ سٹینڈ لے لیں اور جناب سپیکر! یہ ہمیں جو جواب دیا گیا ہے، اس کوسچن میں میں نے پوچھا ہے کہ آیا یہ بھی درست ہے کہ کالج انتظامیہ نے پراسپیکٹس کے ذریعے طلبا کیلئے میرٹ کا تعین کیا ہے؟ کہا گیا ہے، جی نہیں، میں نے پوچھا ہے کہ آیا یہ بھی درست ہے کہ علاقہ چغرزئی، گدیزی، اور سلاندی میں ہائر سیکنڈری سکول ہونے کی وجہ سے ان علاقوں کو نان لوکل قرار دیا گیا ہے جبکہ گاگرہ میں ہائر سیکنڈری سکول ہونے کے باوجود اس علاقے کو لوکل قرار دیا گیا ہے؟ جواب میں لکھا گیا ہے کہ کالج میں صرف اوپن میرٹ پر داخلے دیئے جاتے ہیں، لوکل اور نان لوکل کا کوئی کوٹہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔ہاں مشتاق غنی صاحب۔

<u>مولانا مفتی فضل غفور:</u> جناب سپیکر، میں ایک وضاحت کروں گا، یہ میرے پاس پراسپیکٹس ہے ہمارے اس کالج کا، اس میں خود ان لوگوں نے لوکل کیلئے الگ میرٹ اور نان لوکل کیلئے الگ میرٹ، یہ رولز کی Violation ہے، رولز میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ لوکل کیلئے یہ میرٹ ہوگا اور نان لوکل کیلئے یہ میرٹ ہوگا۔ ڈسٹرکٹ وائز جو میرٹ بنتا ہے، اس میں جس بندے کا حق بنتا ہو اس کو داخلہ ملنا چاہئے اور جس بندے کا حق نہیں بنتا خواہ وہ اس کے پاس کسی کی بھی اپروچ ہو، اس کو داخلہ نہیں ملنا چاہئے۔ میرا تو کم از کم یہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مشتاق غنی صاحب۔

<u>جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> جناب سپیکر، آنریبل ممبر نے جو کوسچن Raise کیا ہے، حقیقت میں یہ ہے کہ کوئی بھی کالج ہو، میرٹ کی Violation کا اس کو کوئی حق نہیں ہے اور کوئی اختیار نہیں ہے۔ بعض اوقات کسی کالج میں پانچ سو سیٹیں ہیں اور Due to heavy rush of students اور کالج کی انتظامیہ کی ریکویسٹ پہ یا کمیونٹی کی ریکویسٹ پہ ہم سیٹیں بڑھا بھی دیتے ہیں لیکن میرٹ وہی چلے گا جو ان کے پاس لوگوں نے Apply کیا ہوا ہے اور اسی میں سے وہ Pick کریں گے، یہ نہیں ہوگا کہ بیچ میں سے ڈراپ کر کے اور نیچے سے اوپر اٹھالیں، پالیسی یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں لوکل اور نان لوکل کوئی بھی نہیں ہوتا، پھر کالجوں کے ایڈمشنز میں، اب جیسے بونیر کالج ہے تو اس میں پورے ڈسٹرکٹ کے لوگ Apply کر سکتے ہیں، اس میں Union Council based کوئی چیز نہیں ہوتی کہ جس علاقے میں یا جس سٹی کے اندر، جیسے ہمارا گورنمنٹ کالج پشاور ہے کہ پورا پشاور بلکہ اس میں تو پورا

صوبہ Apply کرتا ہے تو اسی طرح ڈسٹرکٹس میں ہمارے جو کالجز ہیں، اس میں اس ضلعے کے سارے لوگ اوپن میرٹ کیلئے اس کالج میں For the admission ,they can apply، لیکن جس طرح مفتی فضل غفور صاحب نے بات کی ہے، میں بالکل ان کے ساتھ بھی بیٹھوں گا اور ان کی نگرانی میں انکوائری کرواؤں گا اور اگر کوئی چیز بھی رولز کی Violation کے زمرے میں سامنے آئی تو We will take strict action, Sir.

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب!

جناب حبیب الرحمان (وزیر برائے مذہبی امور): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، حبیب الرحمان صاحب۔

وزیر برائے مذہبی امور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ دا مولانا فضل غفور صاحب چي دا څومره سوالونه راوړي او وزير سفارش اوکړو، دا خبري دوئ زما د پاره راوړي، زه په دي فلور آف د هاؤس باندي دا خدائے ګواه کوم، قسم کوم چي که ما چا له په ایډمشن کښي د فرسټ ایئر، د سیکنډ ایئر، تهرډ ایئر، دا په میرټ کښي وی Throughout the Frontier, all the admissions دا ټول په میرټ باندي دی، زه خدائے ګواه کوم، زه هغه څائي یم، زه د یو وزیر په حیثیت د ټولي ضلعي ذمه داریم، زه بالکل لکه دا وزیر ناست دے، دا ے ډی او د پاره ما دوئ ته سفارش کړے دے د کرک خو دوئ راله کړے نه دے، یعني د کرک یو سړے دے او ما وئیل په بونیر کښي دا اولګوه چي کله Placement Committee ته لاړه، دا زما حق دے خو دا دے چي وائی د ګاګره، دوئ چي د ګاګره نوم اخلی، چونکه دا کالج زما په حلقه کښي دے، زه بیا هم په Locality باندي په ګاګره کښي هائر سیکنډری سکول دے او ډیر کامیاب روان دے، په ټوله ضلع کښي زما په خیال د ګاګره، او په Non developmental باندي یعني اپ ګریډ شوے دے، دا مولانا صاحب، زه ډیر یعني دلته کښي ناکام کوم، دوئ چي دا څومره سوالونه راوړی دی، زما د بي عزته کولو په بنیاد باندي ئے راوړی دی، زه کلیئر څکه وایم، خو زه داسي مسلمان یم چي دي مولانا ته پته ده چي په بونیر کښي به زما متعلق خلق دا وائی چي زورآور دے او دا چل دے خو په ایمانداریٔ کښي زما، ټول خلق زما دشمنان دا مني چي ایماندار دے او صحیح مسلمان دے او ده کښي دا چل نشته۔ زه مولانا صاحب ته ستاسو په وساطت

باندي درخواست کوم چي ذاتيات مه کوه، بيا به آئنده د پاره يعنی دا ښه خبره، ښه رجحان نه دے، دا به ډير دغه پيدا کوی، دوئ چي څومره سوالونه راوړی دی، هغه د په ما، او زه ځان خاموش کوم۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مہربانی جی، مہربانی۔

<u>وزیر برائے مذہبی امور:</u> خو زه خدائے ګواه کوم که يا ما چا له سفارش کړے وی يا ما د يو سټوډنټ د پاره کړے وی، دا زما ټول بچي دی، زه د پوسټونو د پاره دي باندي په زور هغه کوم، په هغه باندي ما زور کړے دے چي ما له سيټونه راکړه خو د بونير ضلعي د پاره، زما دا حق دے، زه د دي حکومت منسټر يم او زه مشر هم يم، دا زما حق دے چي د خپل ټولي ضلعي د پاره بحيثيت مجموعی چي زما څه وس رسی چي د دغه خپلي علاقي د پاره، زما څلور پينځه کالجونه دی، د هغي د پاره بهر پور طور، دا جوړ کړی هم ما دی، دا په دي بونير کښي چي څومره دی، زه د هغي حلقي ممبر نه ووم، د سردار حسين بابک کالج ما جوړ کړے دے، ما دغه کښي ډګری کالج ما ورکړے دے، هغه وخت کښي زما سره دا اختيار وو، نو زه په ضلع کښي د خپل حيثيت مطابق، زه پکښي دا وړي وړي خبري نه راولم خو ستاسو په وساطت دوئ ته درخواست کوم چي کم از کم زما د شاړی کولو د پاره بيا به سبا دوئ ستومانه وی، دا مي اخرنئ خبره ده، بيا به دوئ ستومانه وی نو هغه دغه خبره به بيا نه وی، بيا ذاتيات ته راځی۔

<u>جناب سپیکر:</u> مهربانی، شکريه۔ بهرحال داسي ده کنه جی چي ما ته خو چي څومره کوئسچنز راځی اکثر منسټران بعضي وخت کښي دا مائنډ کوی چي زه په ميرټ باندي کوم او کوشش دا کوم چي د اسمبلئ کار هم دا دے چي هغه خپل پوائنټ آؤټ کوی او د يکښي د چا ذاتيات نه وی، بهرحال تاسو وضاحت اوکړو، ډير ښه وضاحت مو اوکړو او زما خيال دے دا کافی ده۔ مفتی صاحب Explanation هم هغه، دغه وائی چي زه به دغه اوکړم، انکوائری به اوکړم، انکوائری به اوکړم، زما خيال دے مفتی صاحب! بس کافی ده، مونږ به دا درخواست کوؤ۔

<u>مولانا مفتی فضل غفور:</u> دا جواب نه وو۔

<u>جناب سپیکر:</u> زمونږ خو کشر هم دے کنه، زمونږ ورو دے۔ جی مفتی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! ایک تو میں یہ کہتا ہوں کہ میں نے ہائر ایجوکیشن کے حوالے سے بات کی ہے، میں نے میرٹ کی Violation کی بات کی ہے، میں اپنے پاس یہ کالج کا پرا سپیکٹس لے کر آیا ہوں، اس میں انہوں نے Mention کیا ہے کہ فلاں علاقہ لوکل تصور کیا جائے گا اور فلاں علاقہ نان لوکل تصور کیا جائے گا، میں تو Evidence اور شواہد کے ساتھ اور میں Concerned Department کے منسٹر صاحب سے بات کرتا ہوں، میرے خیال میں اس کے اندر میں نے تو کسی کا نہ نام لیا ہے اور نہ کسی کے حوالے سے میں نے بات کی ہے، اگر میں نے کوئی Generally ایک بات کی ہے کہ ایڈمیشن فارم کے اوپر اگر لکھا جاتا ہے کہ C/O فلاں، تو ہمارے تعلیمی اداروں میں یہ تصور کب ختم ہوگا آپ مجھے بتائیں؟ یہ آپ کی حکومت ہے، آپ ادھر جا کے میرٹ کی بات کرتے ہیں، ادھر آ کے آپ ایڈمیشن فارمز کے اوپر C/O فلاں لکھتے ہیں، اس کے کیا معنی ہیں؟ میں نے تو کنسرنڈ منسٹر صاحب سے یہ سوال پوچھا ہے اور میں اپنے پاس یہ پرا سپیکٹس لے کر آیا ہوں ثبوت کے طور پر، اس میں تو میں میرٹ کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اس پہ میرے خیال میں انکوائری انہوں نے اس پہ اناؤنس کی ہے اور اب۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: میں آپ کے ایجنڈے کو، جناب سپیکر! میں اس حکومت کے ایجنڈے کو آگے لے کے جا رہا ہوں، ان کو شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر: جی آپ کی بہت مہربانی، آپ کی بہت مہربانی لیکن اب انہوں نے انکوائری کا اعلان کیا تو بہت مہربانی۔

مولانا مفتی فضل غفور: صحیح دہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میڈم عظمی خان، 2110، میڈم عظمی خان Not present، جناب شاہ حسین صاحب! شکر دے ستا هم ډیر وخت پس دغه راغلے دے ، مسٹر شاہ حسین، کوئسچن نمبر 2109۔

* 2109 _ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2008ء سے 2013ء تک ضلع بٹگرام کے مختلف گورنمنٹ پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری (مردانہ وزنانہ) سکولوں کو حکومت نے فرنیچر، چاک، بلیک بورڈز، ٹاٹ اور کمپیوٹرز خریدنے کیلئے رقم فراہم کی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان اشیاء کی خریداری ٹینڈر کے ذریعے کی گئی تھی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ اشیاء کی خریداری کیلئے دی گئی رقم کی تفصیل ایئر وائز، ہر ٹینڈر کے اخباری اشتہار کی نقول، نیز جن ٹھیکیداروں نے اس عمل میں حصہ لیا تھا، ان کے نام، ولدیت بمعہ مکمل پتہ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) سال 2008ء میں خریداری سائنس سامان، جیوٹ ٹاٹ اور سٹیشنری وغیرہ کیلئے مبلغ -/2980000 روپے، سال 2009ء میں خریداری سائنس سامان، جیوٹ ٹاٹ اور سٹیشنری وغیرہ کیلئے مبلغ -/2398000 روپے، سال 2010ء میں خریداری سائنس سامان، جیوٹ ٹاٹ اور سٹیشنری وغیرہ کیلئے مبلغ -/2217000 روپے، سال 2011ء میں خریداری سائنس سامان، جیوٹ ٹاٹ اور سٹیشنری وغیرہ کیلئے مبلغ -/2998000 روپے، سال 2012ء میں خریداری سائنس سامان، جیوٹ ٹاٹ اور سٹیشنری وغیرہ کیلئے مبلغ -/4040000 روپے، سال 2013ء میں خریداری سائنس سامان، جیوٹ ٹاٹ اور سٹیشنری وغیرہ کیلئے مبلغ -/2450000 روپے کی خریداری کی گئی ہے۔ (ٹینڈر کے اخباری اشتہار کی نقول اور جن ٹھیکیداروں نے اس عمل میں حصہ لیا تھا، ان کے نام، ولدیت بمعہ مکمل پتہ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! دا سوال ډیر زوړ شوے دے جی، هغه ما ډیر مخکښې جمع کړے وو او دې خپل هغه افادیت بیللے دے، لهذا زه په دې باندې زور نه اچوم۔

جناب سپیکر: مهربانی، 2114، تا سره کوئسچن، ما ته ملاؤ شي بیا به زه ګورم، ما ته لا نه دے راغلے۔ 2114، شاه حسین صاحب۔

* 2114 _ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ PK-60 بٹگرام-II میں ہائر سیکنڈری، ہائی، پرائمری اور مکتب سکولز برائے زنانہ ومردانہ موجود ہیں؛

(ب)اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تمام سکولوں کی تفصیل بمعہ کلاس وائز طلباء وطالبات کی تعداد، اساتذہ کی تعداد اور دیگر عملہ کی تعداد بتائی جائے، نیز خالی اور درکار آسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور حکومت کب تک مذکورہ خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمد عاطف(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ حلقہ PK-60 بٹگرام-II میں پرائمری، مڈل، ہائی برائے مردانہ جبکہ پرائمری اور مڈل برائے زنانہ موجود ہیں۔

(ب) مذکورہ حلقے میں تمام سکولوں کی تفصیل بمعہ کلاس وائز طلباء وطالبات کی تعداد، نیز اساتذہ کی تعداد اور دیگر عملہ کی تعداد ایوان کو فراہم کی گئی، جبکہ ڈسٹرکٹ کیڈر کی مردانہ وزنانہ آسامیوں کی تعداد 122 ہے۔ اسی طرح ایس ایس ٹی بائیو کیمسٹری، ایس ایس ٹی میتھمیٹکس، ایس ایس ٹی فزکس اور ایس ایس ٹی جنرل کی مردانہ وزنانہ 71 پوسٹیں این ٹی ایس کے ذریعے مشتہر کی گئی ہیں اور عنقریب ان پر تعیناتیاں کی جائیں گی جبکہ 45 پوسٹیں محکمانہ ترقیوں کے ذریعے پر کی گئی ہیں۔

<u>جناب شاہ حسین خان:</u> سوال نمبر 2114، سپیکر صاحب! دیکبني ما صرف معلومات اوغوښتل د بټګرام د ضلعي د سکولونو او دیکبني د ماشومانو او د استاذانو د تعداد ئے راکړے دے، مطمئن یم۔

<u>جناب سپیکر:</u> 2073، جی مفتی فضل غفور صاحب۔

* 2073 _ <u>مولانا مفتی فضل غفور:</u> کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج سواڑی ضلع بونیر میں کالج کی حدود میں واقع بعض درختان کو نومبر 2013ء میں کالج انتظامیہ نے فروخت کیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی باقاعدہ نیلامی ہوئی ہے اور محکمہ زراعت کے ماہرین کی مشاورت سے مناسب قیمت کا تعین کیا گیا تھا اور نیلامی کیلئے باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ درخت کس قیمت پر فروخت کئے گئے، محکمہ زراعت کے ماہرین کی تحریری رائے اور اخباری اشتہار کی نقول فراہم کی جائیں؟

<u>جناب مشتاق احمد غنی(وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے لیکن گورنمنٹ ڈگری کالج سواڑی ضلع بونیر میں کالج کی حدود میں درختوں کی کٹائی نہیں بلکہ شاخ تراشی ہوئی ہے۔

(ب) تراش شدہ شاخوں کی نیلامی کالج کی کمیٹی کے ذریعے ہوئی ہے جس میں محکمہ زراعت کی مشاورت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(ج) تراش شدہ شاخیں سب سے زیادہ بولی دہندہ کو مبلغ -/2000 روپے میں فروخت کی گئی ہیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! یہاں پر بھی دھاندلی ہوئی ہے، میں دھاندلی کے حوالے سے تحقیقات کروانا چاہتا ہوں، دھاندلی کی بات کر رہا ہوں، منسٹر صاحب! آپ برا نہ مانیں، یہ جو میں نے درختوں کی کٹائی کا کوسچن اٹھایا ہے، آپ کا اور ہر محکمے کا اپنا ایک Role ہوتا ہے جس کے مطابق اس کی باقاعدہ نیلامی ہوتی ہے، اس کیلئے بولی ہوتی ہے اور پھر اس طریقے سے، یہ میرے دوستوں نے لکھا ہے کہ صرف درختوں کی شاخ تراشی ہوئی ہے، میں اس فلور آف دی ہاؤس پہ یہ چیلنج دے کر کہتا ہوں کہ آپ کسی بھی کمیٹی کو وہاں پر بھیج دیں آج یا کل، اگر یہ شاخ تراشی ہوئی ہو تو پھر میں اپنا سوال واپس لیتا ہوں لیکن اگر یہ درختوں کی کٹائی ہوئی ہو، بڑے بڑے درخت جن کے تنے ابھی بھی موجود ہیں، تو پھر مجھے معاف کیجئے گا آپ پھر اپنے محکمہ پر نظر ثانی کیجئے کہ کیوں غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں، اور کسی بھی ایک آنریبل ممبر کو کیوں یہ اس طرح Misguide کر رہے ہیں؟ اور یہ Disinformation ہے۔

جناب سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر! آنریبل ممبر ٹوٹل جو جواب ہے اس کے Totally against بات کر رہے ہیں۔ یہاں پہ جواب ہے کہ شاخ تراشی ہوئی ہے اور کمیٹی بنی ہے اور ان کو فروخت کیا گیا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ ممبر صاحب غلط کہہ رہے ہیں بلکہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح کے یہ Allegations سامنے آرہے ہیں بونیر کے دو کالجوں کے اوپر، ایک میں، (ایک ممبر کو متوجہ کرتے ہوئے) یہ وہی کالج تو نہیں، الگ ہے نا، یہ دوسرا ہے نا (مداخلت) وہی ہے؟ جس دن اسمبلی کا سیشن ختم ہوا، حبیب صاحب کے ساتھ میں اس کالج میں خود جاؤں گا اور آپ کو ساتھ رکھوں گا اور یہ دونوں چیزیں میں خود وہاں پہ Examine کروں گا۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: میں منسٹر صاحب کی Commitment سے بالکل مطمئن ہوں، یہ خود جائیں گے لیکن اگر یہاں پر کوئی انہوں نے غلط بیانی کی ہو تو ظاہر بات ہے ان کے خلاف پھر آپ ایکشن لیں گے۔

یہ تو آپ کو ہمارا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ ہم آپ کو یہ جو فنانشل دھاندلی ہوتی ہے، اس میں ہم آپ کو نشاندہی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! آپ کا شکریہ۔ آپ کا دوسرا کوئسچن، بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے، کھڑے کھڑے کرلیں۔

* 2074 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج سواڑی ضلع بونیر کی تزئین و آرائش کیلئے کالج فنڈز سے ایک خطیر رقم گلدستے، پھول، گملے وغیرہ خریدنے کیلئے خرچ کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کتنی رقم سے کالج کی تزئین و آرائش کی گئی، ہر چیز کی تفصیل بمعہ لاگت فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے ہائر اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کالج ہذا میں پرنسپل فنڈ سے صرف -/35000 روپے کے گلدستے، پھولدار اور پھلدار پودے خریدے گئے ہیں۔

(ب) کالج کی تزئین و آرائش کیلئے جو رقم خرچ کی گئی ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اشیاء	تعداد	قیمت
1	گملے	500	15000 روپے
2	پھلدار پودے	100	8000 روپے
3	پھولدار پودے	1000	12000 روپے
	ٹوٹل		35000 روپے

مولانا مفتی فضل غفور: یہ بھی وہی بات ہے۔ جناب سپیکر! یہ جو کالج رولز ہوتے ہیں، اس کے مطابق کسی بھی پرنسپل کو ماہانہ 4999 روپے سے زیادہ کسی چیز کو خریدنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ جس طریقے سے وہ اس طرح کے کام کر رہا ہے، میرے خیال میں تو یہ مناسب نہیں ہے، اس کیلئے تو کوئی رولز ہوتے ہیں، پانچ ہزار سے اوپر جو آپ کسی چیز کی پرچیز کرتے ہیں تو ڈائریکٹر سے Permission لینا ہوتی ہے، تو یہ اس میں بھی آپ انکوائری کریں، بہت کچھ خرد برد ہوا ہے، آپ خود انکوائری کرکے، میرا اس پر اطمینان ہے جی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جب میں اس کالج جا ہی رہا ہوں تو مفتی صاحب بھی ساتھ ہوں گے، تو ہم وہاں پہ اس کی بھی انکوائری کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ کوئسچن نمبر 2115، عبدالکریم صاحب۔

* 2115 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع صوابی میں مردانہ وزنانہ ہائی سکولز موجود ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع صوابی میں مردانہ وزنانہ ہائی سکولوں کی تعداد یونین کونسل وائز فراہم کی جائے، نیز سکولوں میں طلباء وطالبات کی تعداد بھی سکول وائز فراہم کی جائے;

(ii) مذکورہ سکولوں میں اساتذہ کی تعداد اور تمام ہائی سکولوں میں کلاس رومز کی تعداد سکول وائز فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) ضلع صوابی میں مردانہ ہائی سکولوں کی تعداد 82 جبکہ زنانہ ہائی سکولوں کی تعداد 48 ہے، طلباء وطالبات کی سکول وائز تعداد ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) مذکورہ سکولوں میں اساتذہ کی تعداد اور تمام ہائی سکولوں میں کلاس رومز کی تعداد سکول وائز کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ کوئسچن نمبر 2115۔ جناب سپیکر صاحب، دیکښي یونین کونسل وائز د مردانه او د زنانه سکولونو ډیټیل ما غوښتے وو او ورسره د ټیچرز تناسب، د دې نه ما د خپلې حلقې د څه سکولونو نشاندهی کوله چې په هغې کښې په لاس، او څو ورځې مخکښې منسټر صاحب ما له ایشورنس را کړے وو، نو زه د دې نیم کوئسچن نه خو مطمئن یم، په فیمیل سیکشن کښې چې کوم اعداد و شمار ما له ملاؤ شوی دی، جناب سپیکر صاحب! په دیکښي د ګورنمنټ هائی سکول تورډهیر چې په دوه یونین کونسلو باندې یو سکول دے نو هغې کښې د سټوډنټس په مقابله کښې د ټیچرز تعداد نه دے ښودلے شوے۔ د هغې وجه دا ده چې د هغې سټوډنټانو په تناسب باندې د ټیچرز تعداد ډیر کم دے، نو ما د خپلې د دې خبرې د پاره چې یره زمونږ په دې سکول

باندي د سټوډنټس تعداد سيوا دے او د ټيچرز تعداد کم دے خو چي هغه ډيټا ديکښي نه ده راغلي خو بيا هم Overall زه د دي سوال نه مطمئن يم او د دي سره يو ايډيشنل خبره کوم چي دي مخکښي ورځو کښي ګورنمنټ هائی سکول جلسئ کلی ته زه تلے ووم او دا د خوشحالئ خبره ده، ما په ګورنمنټ سکولونو کښي دومره ښه سکول تر اوسه نه دی ليدلے چي د هغي کوم هيډ ماسټر صاحب دے، هغه واقعی د دي داد قابل دے چي هغوی هغه سټوډنټان څنګه پالش کړی دی۔ ما ته والدينو اووئيل چي مونږ د پرائيويټ سکول نه خپل بچی راويستی دی او جلسئ هائی سکول د پاره نو زه سپيکر صاحب! ستاسو د چيئر په وساطت دا ګزارش کوم جی چي يو خوا په غلط کار باندي سزا ورکولي کيږی نو بل خوا بيا په ايجوکيشن کښي داسي هم پکار دی چي داسي ماډل سکولونه چي وی، د هغوی د Encouragement د پاره د منسټر صاحب خامخا خپل دغه د او کړی، د دي د پاره څه نه څه د اوکړی۔

جناب سپیکر: عاطف! کريم خان جواب چي ته ورکړي، زه پکښي هم يو دغه شان وضاحت کوم۔ زۀ بله ورځ بام خيلو سکول ته تلے ووم، بائی چانس تلے ووم، هلته يو وړوکے غوندي فنکشن وو۔ Same position د هغه سکول وو، د هغي پرنسپل انتهائی محنت او ډير ښه Struggle، سکول ئے هم ښه Maintain کړے وو او هغي کښي چي کوم سوسائټيز جوړ کړی وو، زما خيال داسي پرنسپل او دا تاسو چي دے Appreciate کړئ۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): مونږ سپيکر صاحب، د دوئ خبره ټهيک ده د ممبر صاحب، عموماً په دي سرکاری ادارو کښي مصيبت دا دے چي د يو شان بس په خپل ټائم باندي د خلقو ترقی کيږی او تنخواه هم هغه هومره وی، چا د سزا او جزا هغه اصلی دغه نشته۔ مونږه دي پيره په بجټ کښي پينځه کروړه روپئ ايښي دی چي هغه کوم Good Performing Teacher او Good Performing Principals د پاره دی او ان شاء اللّٰه تعالیٰ چي يو طرف ته مونږ وايو چي يره سزا، سزا، سزا او يا صرف هغه دهمکئ يا صرف هغه سختی نو ورسره چي څنګه ممبر صاحب خبره اوکړه د ټيچرز د Encouragement د پاره او د پرنسپل د Encouragement د پاره، مونږ پينځه کروړه روپئ ايښي دی او

هغه به ان شاء الله تعالیٰ د ټیچرز او د Good Performing Principal د پاره بطور انعام یا بطور عزت چي که ورته وایئ، هر څه ورته وایئ، هغه مونږ دي بجټ کښي ایښي دی، هغه به ان شاء الله تعالیٰ هغوی ته ملاویدل شروع شي۔

جناب سپیکر: جی جی، ٹھیک شو۔ وہ ایک آخری کوئسچن باقی ہے 2119، ملک نور سلیم، (موجود نہیں)۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

2110 _ محترمہ عظمی خان: کیاوزیرابتدائی وثانوی تعلیم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبے میں Independent Monitoring Unit (IMU) قائم کیاگیاہے;

(ب) اگر (الف) کاجواب اثبات میں ہوتومذکورہ یونٹ کے قیام کے بعد کتنے سکولز کی مانیٹرنگ کی گئی ہے، کیااس مانیٹرنگ ٹیم نے کچھ فنکشنل سکولوں کو بھی بند قرار دیاہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) آئی ایم یو کے قیام کے بعداب تک صوبہ بھر کے کئی سکولوں کی مانیٹرنگ کی تفصیل درج ذیل ہے:

(I) مارچ کے مہینے میں صوبہ بھر میں ٹوٹل 28583 سکولوں میں سے 25622 سکولوں کی مانیٹرنگ کی گئی، یہ تناسب 88% بنتا ہے۔ اسی طرح اپریل میں 28583 سکولوں میں سے 26637 سکولوں کی مانیٹرنگ کی گئی، اپریل کے مہینے کا تناسب 93% بنتا ہے جبکہ مئی کے مہینے میں ہمارے مانیٹرز نے 27375 سکولوں کاوزٹ کیا جس کا تناسب 96% بنتاہے۔ ستمبر کے مہینے میں 28583 سکولوں میں سے 26987 کاوزٹ کیا گیا جس کا تناسب 94% بنتاہے۔

(2) سکولوں کی مانیٹرنگ کیلئے صوبہ بھر سے 475 مانیٹرز کولیا گیاہے جن میں 303 مرد اور 172 خواتین شامل ہیں، تمام بھرتیاں NTS کے ذریعے میرٹ پر کی گئی ہیں۔

(3) ہمارے مانیٹرز کسی بھی سکول کاوزٹ سکول ٹائمنگ کے دوران کرتے ہیں، اگر کوئی بھی سکول جو اس ٹائم کے دوران بند ہو تو اس کو بند تصور کیا جاتا ہے۔ ابھی تک کسی بھی فنکشنل سکول کو بند ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ اگر کوئی فنکشنل سکول بغیر کسی وجہ کے سکول ٹائمنگ کے دوران بند ہو تو وہ بند ہی تصور ہوتا ہے۔

2119 – Mr. Noor Salim Malik: Will the Minister for Elementary and Secondary Education be pleased to state that:

(a) Were there literacy training Resource Centers established with the assistance of Norwegian Government under Basic Education

Program (BEP) allover the Khyber Pakhtunkhwa for the purpose of training of primary teachers;

(b) If yes, then how many teachers have been trained from these centers allover the province till date and how many such centers are in District Lakki Marwat?

Mr .Muhammad Atif (Minister for E & S Education): (a) Yes, 250 LTRC were constructed with the assistance of BEIP and after construction all type of teacher trainings regarding Primary School Teacher are being conducted in the LTRC.

(b) 6366 teachers were trained at LTRC, Year wise Break up is given below:

Year	Male	Female	Total
2009-2010	110	720	830
2010-2011	872	505	1377
2011-2012	517	283	800
2012-2013	1726	1633	3359
Total:	**3225**	**3141**	**6366**

There are 6 male and 6 female LTR in District Lakki Marwat.

جناب سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب!

رسمی کارروائی

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، میں ایوان کی توجہ ایک بڑے افسوسناک واقعے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آج فیصل آباد میں جو واقعات رونما ہوئے، ہماری جماعت نے وہاں پہ احتجاج کا پروگرام بنایا تھااور اس احتجاج کو روکنے کیلئے میں سمجھتا ہوں کہ ایک سیاسی جماعت کو اپنے کارکن مقابلے پہ لاکے نہیں کھڑے کرنے چاہیئے تھے اور یہ صبح بھی آج ہم نے میڈیا میں بات کی تھی کہ اس سے خانہ جنگی کا خطرہ ہو سکتا ہے، انسانی جانیں ضائع ہونے کا احتمال ہے اور وہی ہوا جس کا خطرہ تھا، قیمتی جانیں ضائع ہوئیں، حالانکہ صرف آٹھ دن پہلے ہمارے صوبے میں بھی اس طرح کی صورتحال تھی،یہاں کی ایک سیاسی جماعت نے احتجاج کا اعلان کیا تھا، ہمارا بھی احتجاج تھا، چونکہ ہم گورنمنٹ میں تھے اس لئے گورنمنٹ کا دل بڑا ہونا چاہیےااور ہم نے بڑے دل کا مظاہرہ کیا، ہم نے اپنے راستے بدل لیے،تنگ وتاریک راستوں سے ہوکے ہم اسلام آباد پہنچے لیکن ہم نے کوئی حکومتی مشینری یا اپنے کارکنوں کو استعمال نہیں کیا، حالانکہ اس دن ہمارے کارکن Already roads کے اوپر تھے اور بڑی آسانی سے Clashes ہو سکتے

تھے اور اس کے باوجود بھی روک لیا گیا۔ آج یہی چیز، وہاں پہ اسی تدبر کا، صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے تھا لیکن مجھے افسوس ہے کہ پنجاب کی حکومت نے اس طرح کا مظاہرہ نہیں کیا اور وہ اپنی ذمہ داری کو پورا نہ کر سکی، ناکام ہوئی ہے جس سے قیمتی جانوں کا ضیاع ہوا ہے اور وہاں Clashes سارا دن چلتے رہے۔ اگر اس طرح کی صورتحال جناب سپیکر، اس ملک میں رہی تو میں آنے والے اگلے دنوں میں خانہ جنگی دیکھ رہا ہوں، لہذا ہمارے صوبے میں ہو، ہمیں دل بڑا کرنا چاہیے کہ We are the government، کسی دوسرے صوبے کے اندر کوئی پارٹی اگر احتجاج کر رہی ہے تو احتجاج سب کا حق ہے اور ہم نے 30 نومبر کو بھی جے یو آئی کا حق تسلیم کیا کہ ایک پارٹی اپنا احتجاج کرنا چاہتی ہے، اس کو یہ حق ہے کہ وہ کرے اور ہم نے کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی۔ مجھے اس کا بے حد افسوس ہے اور میری گزارش ہے کہ جو جاں بحق 'حق نواز' ہے، اس کیلئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ڈاکٹر امجد صاحب! فاتحہ، یہ بھی ہمارا مولوی ہے نا۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں ہیں۔۔۔۔

<u>مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی، مولانا صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، جیسا کہ ہمارے منسٹر صاحب نے بات کی ہے اور فیصل آباد میں آج احتجاج ہو رہا تھا، احتجاج ہر جمہوری پارٹی کا حق ہے کہ وہ احتجاج بھی کرے اور جو جمہوری دائرہ کار ہے، اس میں رہ کر احتجاج ہر کسی کا حق ہے اور وہاں پہ کوئی کسی کی موت ہوئی ہے تو انتہائی افسوسناک ہے اور ایک انسان کا قتل جو ہے وہ پوری انسانیت کا قتل ہوتا ہے، اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہو سکتی لیکن جناب سپیکر! ہم یہ حق کسی بھی پارٹی کا، ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس کا یہ حق چھینیں کہ وہ احتجاج نہ کرے، احتجاج بھی کرے لیکن جناب سپیکر! پچھلے دنوں یہاں اسمبلی میں بات ہو رہی تھی، ہم نے جب احتجاج کی بات کی تو حکومت کی جانب سے جو رویہ تھا اور اس احتجاج کے خلاف رویہ تھا، چیف منسٹر نے جس طرح وہ الفاظ کنٹینر پر اس احتجاج کے خلاف ادا کئے جناب سپیکر! ہم بھی تو اس پہ یہاں اسمبلی میں احتجاج کر رہے تھے اور ادھر سے ہمیں جو جوابات آ رہے تھے، وہ جس انداز میں تھے، ہمیں اس پہ بھی افسوس ہے جناب سپیکر! اور ایک دوسری بات کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی

پانچ دسمبر کو ہمارا احتجاج پپی میں ہو رہا تھا، ہماری جمعیت العلماء اسلام کی طرف سے وہ احتجاج تھا جناب سپیکر! اس پہ پولیس کی طرف سے گولیاں برسائی گئی ہیں جناب سپیکر! اور جو 30 نومبر کو احتجاج ہوا تھا جناب سپیکر! کوہاٹ اور کرک میں گولیاں بھی برسائی گئیں پولیس کی طرف سے اور جناب سپیکر! ہمارے کارکنوں کے خلاف دہشتگردی کے پرچے کاٹے گئے ہیں، ذمہ دار کارکنوں کے خلاف پرچے کاٹے گئے ہیں اور جناب سپیکر، ہم پہلے بھی کہتے رہے ہیں، عمران خان صاحب نے آج بھی کہا ہے کہ ہمارے صوبے میں کسی کے خلاف پرچے نہیں کاٹے اور لوگوں کے خلاف، ہمارے خلاف پرچے کاٹے گئے ہیں لیکن جناب سپیکر! یا تو یہ حکومت ان کو بتانا نہیں چاہتی یا حکومت ان کو وہ انفارمیشن نہیں دینا چاہتی عمران خان صاحب کو کہ ہمارے صوبے میں گولیاں بھی چلی ہیں، پرچے بھی کاٹے گئے ہیں، دہشتگردی کے پرچے کاٹے گئے ہیں، ہمارے کارکنوں کے خلاف کاٹے گئے ہیں اور یہ باتیں بھی آپ کے سامنے آرہی ہیں کہ جس طرح چودھری نثار اور پرویز خٹک کے درمیان جو بات چیت ان کی ہوئی ہے اور جس طرح ٹی وی پہ اس پہ مذاکرے ہو رہے ہیں، وہاں پہ بھی شاید وہ اپنے لیڈر کو بتانا نہیں چاہتے کہ اصل بات کیا ہے؟ تو سپیکر صاحب، ہمیں بھی ان رویوں سے اختلاف ہے اور یہ رویے جو وہاں آپ اپنا رویہ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ہم تو جمہوری لوگ ہیں اور نہ جمہوری لوگوں کے خلاف ہم نے کوئی کارروائی کی، تو یہ جو آپ کے اس صوبے میں پولیٹیکل ورکرز کے خلاف دہشتگردی کا پرچہ کاٹنا یہ کہاں کا انصاف ہے جناب سپیکر؟ تو ہمیں اس پہ بھرپور احتجاج ہے اور میں اپنی طرف سے اس حکومت کے ان پرچوں کے خلاف اور اس رویے کے خلاف ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں جی۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں ہیں۔ جی مشتاق غنی صاحب!

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ہمارے کارکنوں نے آج فیصل آباد میں کوئی دہشتگردی نہیں کی، وہ صرف سٹریٹس میں نکلے، روڈز پہ نکلے، پرامن احتجاج کیلئے نکلے اور یہاں کرک اور کوہاٹ کی جو بات کی گئی، وہاں تو سامنے آکے خود دوسری پارٹی کے لوگوں نے ایسی کارروائیاں کیں اور خود فائرنگ کی جہاں سے کہ یہ صورتحال خراب ہوئی جس پہ پولیس کو ایکشن لینا پڑا، لاء اینڈ آرڈر Maintain، اگر فیصل آباد میں ہمارے کارکنوں نے دہشتگردی کی ہے، ان کے خلاف بھی بیشک پرچے کاٹے جائیں لیکن ہمارے لوگ تو پرامن احتجاج کیلئے نکلے ہوئے تھے اور دوسری بات جو مولانا صاحب نے کی ہے، پرویز خٹک صاحب

اور انفارمیشن منسٹر کی، اس کی خٹک صاحب نے خود بھی تردید کی ہے اور میں بھی یہاں فلور آف دی ہاؤس پہ بات کر رہا ہوں کہ 14 اگست کے بعد پرویز خٹک صاحب کی ان کے ساتھ کوئی ملاقات نہیں ہوئی اور اس سے پہلے اگر ملاقاتیں ہوتی رہی ہیں تو یہ سی ایم ہیں، وہ Interior Minister ہیں اور آپس میں ان کی پہلے بھی، ایک کالج فیلوز بھی ہیں، لوگ ملتے رہتے ہیں اور یہ افسوس کی بات ہے کہ اگر چودھری نثار کی طرف سے یا کسی کی طرف سے ایسی کوئی بات آئی ہے تو ایسی باتیں کرنے سے بہت سی باتیں اور بھی کھل جاتی ہیں، لہذا یہ ریکارڈ پہ تردید آچکی ہے خٹک صاحب کی طرف سے، لہذا اس کو دوبارہ نہیں اچھالنا چاہئیے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی عاطف خان۔

<u>جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: زه د یو خبري وضاحت کوم چي دا دوئ وائی چي په هغه ورځ باندي په 29 نومبر باندي، زمونږ د پارټئ ډېر مخکښي نه یو اعلان شوے وو، هغه یو 'شیډولډ' پروګرام وو، د هغي نه باوجود لکه زما په خیال داسي کیدے شي چي د صوبي په تاریخ کښي نه وی شوي چي چیف منسټر پخپله راتلو، روډ بند وو او چیف منسټر خپله لاره بدله کړي ده چي دا ئے بالکل پولیس ته ئے نه دی وئیلی چي لاره کهلاؤ کړئ، چیف منسټر خپله لاره بدله کړي ده۔ ما سره د مردان ټول جلوس مونږ چي په کومو کومو لارو باندي، دا ټول به د دي ګواه وی چي دوئ په کوم کوم طریقه باندي، په کوم کوم ځائي باندي راغلل او ځان ئے هغه منزل ته راوستو خو کم از کوم پولیس لاټهي چارج، حالانکه په مونږ باندي دومره پریشر وو چي ټولو خلقو زمونږ ورکرانو بیا بیا ټیلیفونونه کول او هغوی بیا بیا دا وئیل چي دا څنګه حکومت دے چي موټروے بنده ده او فلانے روډ بند دے، فلانے روډ بند دے او تاسو ولي دا نه کهلاؤوئ؟ خو مونږ بیا هم ډېر د Constraint مظاهره کړي ده په هغه ورځ باندي، صبر برداشت مو کړے دے او مونږ بالکل دا پولیس ته نه دی وئیلی، حالانکه که فرض کړه احتجاج وو، د دوئ حق وو، د دوئ احتجاج یو ګهنټه دوه ګهنټي، دري ګهنټي، د سحر لسو بجو نه واخله تر د مازیګره پوري څلور بجو پوري روډ بند وو خو د هغي نه باوجود پولیس پري څه ایکشن نه دے اخستے۔ په دغه کښي یو واقعه چي دوئ بیان کړه، هغه هم د دواړو پارټو د طرفه شوي ده، هغه د پولیس د طرفه یا دغه څه مسئله نه ده شوي، نو زه په دي باندي د افسوس اظهار کوم چي نن زمونږ یو

احتجاج وو، په هغې کښې زمونږ د پارټۍ ورکرز تاسو په تېی وی باندې او ګورئ مخامخ يو سړی په لاس کښې طمانچه نيولې ده، هغه ډزې کوی او بجائے د دې چې مونږ سره ئے افسوس کړے وے چې زمونږ د پارټۍ ورکر نن شهيد شوے دے پخپله واک آؤټ کوی، نو زما په خيال چې دا د جمهوريت او د غه د روایاتو مطابق خبره نه ده۔ پکار ده چې مونږ سره (تالیاں) چې په کومه ورځ باندې زمونږ د پارټۍ ورکر شهيد شو، پکار ده چې مونږ سره ئے اظهار يکجهتی کړے وے نو واک آؤټ ئے اوکړو، نو زما په خيال ډير د افسوس خبره ده جی۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: چھٹی کی درخواستیں ہیں اور یہ کچھ دو تین بل ہیں، ان کو پاس کرنا ہے۔ یہ چھٹی کی درخواستیں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں: ملک بہرام خان، ایم پی اے 08-12-2014؛ جناب وجیہہ الزمان صاحب، ایم پی اے 08-12-2014؛ جناب محمد علی خان صاحب، ایم پی اے 8-12-2014 تا 12-12-2014؛ جناب عزیز اللہ خان صاحب، ایم پی اے، 08-12-2014؛ ڈاکٹر حید علی صاحب، ایم پی اے، 8-12-2014، جناب شکیل احمد صاحب، ایڈوائزر، 08-12-2014؛ جناب صالح محمد صاحب، ایم پی اے 08-12-2014؛ جناب جمشید خان، ایم پی اے، 08-12-2014؛ جناب میاں ضیاء الرحمان صاحب 08-12-2014؛ جناب زاہد درانی صاحب، 08-12-2014؛ جناب سعید گل صاحب، 08-12-2014؛ جناب سراج الحق صاحب، 8-12-14 تا 12-12-2014؛ میڈم انیسہ زیب صاحبہ 08-12-2014؛ جناب گوہر نواز، ایم پی اے، 08-12-2014۔ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

<u>جناب سپیکر</u>: یہ یاسین خلیل، مسٹر زرین گل اور مسٹر فخر اعظم خان کے کال اٹینشن نوٹسز تھے، میں ان کو Lapse کرتا ہوں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اقلیتوں کی مشترکہ املاک کا تحفظ، مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 8 and 9: Honorable Minister for Law, on behalf of the honorable Chief Minister, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Protection of Communal Properties of Minorities Bill, 2014.

کون کرے گا؟ امتیاز شاہد صاحب۔

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Thank you, Mr .Speaker. I, on behalf of the honorable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection of Communal Properties of Minorities Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection of Communal Properties of Minorities Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration Stage: Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 1 to 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 9 stand part of the Bill, Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اقلیتوں کی مشترکہ املاک کا تحفظ، مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honorable Minister for Law.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection of Communal Properties of Minorities Bill, 2014 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection of Communal Properties of Minorities Bill, 2014 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا متروکہ وقف املاک کی (دیکھ بھال و سپردگی)، مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honorable Minister for Law, Item No.10 and 11.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honorable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Evacuee Trust Properties (Management and Disposal) Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Evacuee Trust Properties (Management and Disposal) Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration Stage: Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill: Syed Jafar Shah, not present it lapses, therefore, original sub clause (4) of the Clause 3 stands part of the Bill. Sub Clauses (1), (2), (3), (5), (6) and (7) of Clause 3 also stand part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 4 to 20 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 4 to 20 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 4 to 20 stand part of the Bill. Amendment in Clause 21 of the Bill: Syed Jafar Shah, not present it lapses, therefore, Clause 21 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 22 to 32 of the Bill, therefore, the question before the House that the Clauses 22 to 32 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 22 to 32 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا متروکہ وقف املاک کی (دیکھ بھال و سپردگی)، مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honorable Minister for Law.

Mr .Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Evacuee Trust Properties (Management and Disposal) Bill, 2014 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Evacuee Trust Properties (Management and Disposal) Bill, 2014 may be passed, without amendment? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed without amendment.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پنشن فنڈ مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honorable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Pension Fund (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Pension Fund (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 6 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پنشن فنڈ مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honorable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Pension Fund (Amendment) Bill, 2014 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Pension Fund (Amendment) Bill, 2014 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 pm of 02-01-2015, 2nd January.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 02 جنوری 2015ء بعداز دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)